بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی صفات لامحدود ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا یہ درست ہے کہ اللہ کی صفات کی تعداد کی کوئی حد نہیں؟

جواب

صفاتِ الٰہی لامحدود ہیں، اللہ پاک کی صفات کے متعلق اس کے بتائے بغیر کوئی نہیں جان سکتا اور وہ جسے جتنا بتائے اسے اتنا ہی معلوم ہوگا۔ اس نے مخلوق میں سب سے زیادہ علم اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیا ہے مگر اس کی کئی صفات ایسی ہیں جن پر وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی قیامت کے دن مطلع فرمائے گا جیسا کہ بخاری و مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

خیال رہے کہ بعض صفات الٰہی پر مطلع نہ ہونا اس لئے ہے کہ خالق کی تمام صفات کا احاطہ مخلوق سے نہیں ہوسکتا، لہٰذا اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ غیب کی نفی نہیں ہوسکتی۔

مشکوٰۃ المصابیح میں بحوالہ بخاری و مسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إذا كان يوم القيامة ماج الناس بعضهم في بعض فيأتون آدم فيقولون: اشفع لنا إلى ربك فيقول: لست لها ولكن عليكم بإبراهيم فإنه خليل الرحمن فيأتون إبراهيم فيقول لست لها ولكن عليكم بموسى فإنه كليم الله فيأتون موسى فيقول لست لها ولكن عليكم بعيسى فإنه روح الله وكلمته فيأتون عيسى فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمد فيأتوني فأقول أنا لها فأستأذن على ربي فيؤذن لي **ويلهمني محامد أحمده بها لا تحضرني الآن فأحمده بتلك المحامد** وأخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع" یعنی جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ بعض بعض میں مخلوط ہوجائیں گے پھر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے عرض کریں گے اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کیجئے وہ فرمائیں گے میں اس کے لیے نہیں لیکن تم حضرت ابراہیم کا دامن پکڑو وہ اللہ کے خلیل ہیں تو وہ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے وہ بھی کہیں گے میں اس کے لیے نہیں لیکن تم جناب موسیٰ کو پکڑو وہ اللہ کے کلیم ہیں تو وہ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے وہ بھی کہیں گے اس کے لیے میں نہیں لیکن تم حضرت عیسیٰ کو پکڑو کہ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں تو لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے اس کے لیے میں نہیں ہوں لیکن تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو تو وہ میرے پاس آئیں گے میں فرماؤں گا: ہاں! میں اس کے لیے ہوں، پھر میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا مجھے اجازت ملے گی اور **ایسی حمدیں مجھے الہام کرے گا جو ابھی میرے علم**

میں حاضر نہیں میں ان حمدوں سے حمد کروں گا، تو ارشاد ہوگا: "اے محمد! اپنے سر کو اٹھائیے اور بات کہیے سنی جائے گی، سوال کیجئے عطا ہوگا اور شفاعت کیجئے، قبول ہوگی۔" (مشکوۃ المصابیح، حدیث 5573، جلد 9، صفحہ 522، مطبوعہ: بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے الفاظ "اور ایسی حمدیں مجھے الہام کرے گا جو ابھی میرے علم میں حاضر نہیں" کی شرح میں فرماتے ہیں: "یعنی وہ صفات جن سے میں اس سجدے میں اللہ کی حمد کروں گا وہ مجھے ابھی نہیں بتائے گئے اس وقت ہی بتائے جائیں گے۔ خیال رہے کہ ہم بذات خود رب تعالیٰ کی حمد نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم کو حضور نہ سکھائیں، ہماری حمد حضور کے سکھانے سے ہے اور حضور کی حمد رب تعالیٰ کے سکھانے سے اور رب کی جیسی حمد حضور انور نے کی ہے اور کریں گے مخلوق میں کسی نے ایسی حمد نہ کی اسی لیے آپ کا نام احمد ہے۔ اس سجدہ میں حضورِ انور رب کی بے مثال حمد کریں گے اور مقامِ محمود پر رب تعالیٰ حضورِ انور کی ایسی حمد کرے گا جو کوئی نہ کر سکا ہوگا اس لیے حضور انور کا نام محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ خیال رہے کہ حضورِ انور کا علم واقعات کو گھیرے ہوئے ہے کہ ہر واقعہ حضور کے علم میں ہے مگر اللہ تعالیٰ کے اوصاف کوئی نہیں گھیر سکتا کہ اس کے اوصاف غیر محدود ہیں لہٰذا یہ واقعہ حضور کے علم غیب کلی کے خلاف نہیں۔" (مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج 7، ص 327، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2372

تاریخ اجراء: 07 صفر المظفر 1447ھ/02 اگست 2025ء